Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر 15

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

پیر 25 مئی 1998ء 28 محرم 1419 ہجری 25 ہجرت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 109

انفاق فی سبیل اللہ کی برکت

حضرت خریمؓ بن فاتک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اس کے لئے ساتھ سو گنا بڑھا کر لکھا جاتا ہے۔

(ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب فضل النفقہ)

یہ حکمت کی بات پلّے باندھ لو کہ خدا کی خاطر تنگی اختیار کرنے والا کبھی تنگی میں نہیں رہتا

کوئی کام محض اس لئے کریں کہ اس کی آمدنی صرف خدا کی راہ میں دی جائے گی

ماہ بماہ دینا لازم ہے۔ کئی سال کچھ نہ دینے والوں کے لاکھوں بھی واپس کر دیتا ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے 19ویں سالانہ اجتماع کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

جرمنی۔22۔ مئی 1998ء۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احباب جماعت کو پرزور الفاظ میں مالی قربانی کی تحریک فرمائی جو توفیق کے مطابق مالی قربانی نہیں کر رہے۔ اور فرمایا کہ یہ ضروری ہے کہ ایسے لوگ اپنا حال درست کریں۔ اور جو بھی دیں ماہ بماہ باقاعدگی سے ادا کیا کریں۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے 19ویں سالانہ اجتماع کے افتتاح کے موقعے پر خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ جس کی ریکارڈنگ پاکستان کے وقت کے مطابق رات پونے نو بجے ٹیلی کاسٹ کی گئی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میرے آج کے خطبے کے مخاطب خاص طور پر خدام یا جماعت جرمنی نہیں ہے۔ بلکہ ساری دنیا کی جماعتوں سے اس کا تعلق ہے۔ اگرچہ جرمنی کی جماعت کے بعض افراد اس کے مخاطب ہو سکتے ہیں مگر جماعت جرمنی کی اکثریت سے مجھے گلہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا مخاطب کون ہے؟ اس کا فیصلہ سننے والے خود کریں۔

حضرت صاحب نے آیات قرآنی کے حوالے سے فرمایا کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ آج یہ سعادت تمام عالم میں کسی کو حاصل نہیں۔ لیکن ساتھ ہی اللہ فرماتا ہے کہ یاد رکھو اگر بخل سے کام لوگے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لوگے۔ اس سے تمہیں روحانی اور مالی نقصان بھی پہنچے گا۔ حضرت صاحب نے ایک مثال بیان فرمائی کہ میری (امامت) کے آغاز میں ایک مخلص دوست نے میرا ایک خطبہ سن کر عہد کیا کہ قرض لیکر بھی چندہ دینا پڑا تو دوں گا۔ جب میں بچوں کی خاطر یا کار کی مرمت کی خاطر قرض لیتا ہوں تو اللہ کی خاطر کیوں نہ لوں؟ اس فیصلہ پر عمل کے نتیجے میں ان کی زندگی کا رخ پلٹ گیا ساری مالی تنگی فراخی میں بدل گئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ تو میری امامت کا آغاز تھا پھر تو مسلسل دنیا بھر میں یہ بات دوہرائی جانے لگی۔

سیدنا حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ حکمت کی بات اپنے پلے باندھ لو کہ جو خدا کی خاطر تنگی برداشت کرتا ہے خدا اسے کبھی تنگی میں نہیں رہنے دیتا۔ تاہم حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس نیت سے مالی قربانی نہ کریں کہ اللہ ضرور دے گا اس سے اللہ نے تو دینا ہے مگر آپ کی نیکی میلی ہو جائے گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو اللہ وارننگ دیتا ہے کہ اگر تم خدا کی راہ میں مالی قربانی بجا نہ لاؤ گے تو اللہ تمہاری بجائے اور کسی قوم کو لے آئے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس میں جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے بھی تنبیہ ہے کیونکہ وہاں ایسی قومیں آگے آ رہی ہیں جن کی مالی قربانی پر خود مجھے رشک آتا ہے۔ جو تنگی ترشی کے باوجود خرچ کرنا اپنا اعزاز سمجھتے ہیں۔

حضرت صاحب نے احادیث کے حوالے سے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اس کو سات سو گنا اجر دیا جائے گا۔ اور یہ تو محض دنیاوی اجر کی بات ہے آخرت کا اجر تو اس سے بہت بڑھ کر ہے۔

حضرت صاحب نے ایک تحریک یاد دلائی کہ کوئی کام محض اس لئے کیا جائے کہ اس کی آمدنی خدا کی راہ میں دے دی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ کئی احمدی عورتیں اس مقصد کے لئے سلائی یا کوئی اور کام کر رہی ہیں۔

حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ ماہ بماہ ادائیگی ضروری ہے۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا بعض اوقات میں ایسے شخص کے لاکھوں روپے بھی واپس کر دیتا ہوں جس نے کئی سال سے کچھ نہ دیا ہو اور پھر ایک دن بڑی رقم دے دے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ دین کے ہر پہلو پر خرچ کرو اس سے تمہاری عزت ہوگی۔ حضرت صاحب نے خطبہ کے آخر میں بڑے اثر انگیز لہجہ میں فرمایا کہ خدا کے دین کی خاطر زندگی کے آخری سانس تک خرچ کرتے رہو اور کبھی یہ نہ سمجھو کہ ہم نے کوئی نیکی کی ہے۔

جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے 10۔ مئی 1998ء بروز اتوار درج ذیل جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر

مکرمہ منصورہ اعجاز صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب لندن

نماز جنازہ غائب

1۔ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب صدیقی (سابق امیر میرپور خاص سندھ)

2۔ مکرم ملک بشارت ربانی صاحب۔ گجرات (والد مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت فرانس)

تحریک جدید کے کام صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں

○ "یاد رکھو! تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بفضل خدا تعالیٰ تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے۔ کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا....... اس لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام ہو رہے ہیں جو اشاعت دین حق کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں"

(کتاب تحریک جدید کے پانچہزاری مجاہدین)

مرسلہ وکیل المال اول)

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 230-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرما کر ممنون ہوں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلاح وہ شخص پاوے گا جو اپنے نفس میں پوری پاکیزگی اور تقویٰ طہارت پیدا کرے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 13۔مارچ 1998ء بمطابق 13 امان 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے سورہ بنی اسرائیل کی آیت 20-21 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ آیات ہیں جن کی میں نے گزشتہ خطبے میں اور اس سے پہلے بھی تلاوت کی تھی اور انہی کے تعلق میں حضرت بانی سلسلہ کے بعض اقتباسات پیش کر رہا تھا جبکہ وقت ختم ہو گیا۔ اب وہیں سے میں اس مضمون کو اٹھا رہا ہوں اور دوبارہ ان آیات کی کسی تفسیر یا تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں:۔

"متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں مگر خدا سے وہ پیار کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے مگر سچا مذہب اس شخص کا ہے جس کو اسی دنیا میں نور ملتا ہے اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ۔"

جہاں تک مجھے یاد ہے اس مضمون کو بھی میں پہلے بیان کر چکا ہوں مگر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے جو نشان ڈالا ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عبارت غالباً نہیں پڑھی گئی مگر یہ مضمون بیان ہو چکا ہے اس لئے اس مضمون کو اس عبارت کے ساتھ دوبارہ پڑھنے کی بجائے میں حضرت (بانی سلسلہ) کے بعض اور اقتباسات آج آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

"اے دوستو! اس اصول کو محکم پکڑو۔ ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیال پیدا ہوتے ہیں۔"

یہ ایک ایسی قطعی حقیقت ہے جس کو انسان ہر روز اپنی زندگی میں اپنے نفس میں ڈوب کر معلوم کر سکتا ہے لیکن اتنی ظاہر و باہر حقیقت بھی ان کو معلوم نہیں ہے کہ جب بھی انسان اپنے طیش یا جذبات کا غلام بنتا ہے تو عقل گدلی ہو جاتی ہے اور حقیقی عقل اس وقت نصیب ہوتی ہے جب انسان اپنے جذبات اور غصوں سے نجات پا کر ان سے بالا ہو جاتا ہے۔ غصوں اور جذبات سے نجات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ غصہ آئے ہی نہیں یا جذبات پیدا ہی نہ ہوں۔ اگر غصے اور جذبات کو انسانی معاملات میں سے نکال دیا جائے تو انسانی معاملات چلتے چلتے ٹھہر جائیں گے کیونکہ جذبات میں تمام محبتیں شامل ہیں اور غصے میں بہت سی چیزوں کے دفاع شامل ہیں۔ اگر غصہ دل میں پیدا نہ ہو تو انسان کے دل میں دفاع کا خیال ہی نہیں اٹھتا۔ اس لئے یہ مطلب نہ سمجھیں کہ غصے اور جذبات کو اس طرح دل سے نکال پھینکیں کہ مٹی کا مادھو بن جائیں۔ نہ غصہ آئے' نہ جذبات اٹھیں' نہ زندگی کا کاروبار چلے۔ پس حضرت (بانی سلسلہ) کے اقتباسات کو اگر غور سے سمجھیں تو پھر آپ صحیح نتیجہ نکال سکیں گے۔

جب بھی غصے اور جذبات کے آپ تابع ہوتے ہیں اور اس وقت ایک فیصلہ کر لیتے ہیں جو ان جذبات کے تابع ہوتا ہے اس کے نتیجے میں' فوری فیصلے کے نتیجے میں ہمیشہ بے عقلی پیدا ہوتی ہے اور معاملات گدلا جاتے ہیں۔ پس اصل تعلیم یہ ہے کہ جب بھی غصہ پیدا ہو یا جذبات اٹھیں تو فوری قدم سے باز رہیں۔ یہی نصیحت ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی جس میں فرمایا گیا ہے کہ جب بھی غصہ آئے تو پانی پی لو۔ اب پانی پینے کے درمیان اور غصے کے درمیان وقفہ پڑ جائے گا اگر پھر بھی زائل نہ ہو تو لیٹ جاؤ۔ تو وہ حدیث تفصیلی الفاظ میں تو اس وقت مجھے یاد نہیں لیکن مضمون یہی ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے۔ اس حدیث کی حکمت یہ ہے کہ جذبات یا غموں کے نتیجے میں فوری عمل نہ کیا کرو' ٹھہر جایا کرو' دل پر غور کیا کرو۔ یہ ہے وقفہ جو فراست پیدا کرتا ہے اس وقفے کے بغیر فراست پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔

پس اپنے روزمرہ کے دستور کو اس زریں نصیحت کے تابع کر لو کہ جب بھی کسی بات کی خواہش دل میں پیدا ہو' نظر اگر بکھر جائے اور اس کے نتیجے میں جذبات پیدا ہوں' کوئی بھی کیفیت ہو اور کسی وجہ سے کسی سے تکلیف پہنچے اور غصہ پیدا ہو تو ان کے صحیح ردعمل کی تلاش کرو۔ جو پہلا پیغام ہے وہ غلط ہو گا۔ اس پیغام پر کان نہ دھرو۔ اتنا وقفہ لو جتنا رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے یا حضرت (بانی سلسلہ) کی عبارت سے ظاہر ہے پھر جب غور کرو گے تو عقل میں ایک نئی چمک پیدا ہو جائے گی اور معرفت نصیب ہو گی۔ یہ مضمون ہے جس کو (حضرت بانی سلسلہ) فرما رہے ہیں کہ اس اصول کو محکم پکڑو۔

"ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے۔" یہ نرمی سے پیش آنا اس غور و خوض کے بعد کی نرمی ہے جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں ورنہ جہاں عقل کا تقاضا یہ تھا کہ کسی قوم سے سختی سے پیش آیا جائے وہاں حضرت (بانی سلسلہ) سختی سے بھی پیش آئے۔ تو اگر آپ اس عبارت کو نہیں سمجھیں گے تو آپ جہاں سختی کی ضرورت ہے وہاں سختی سے باز آجائیں گے حالانکہ مقتضائے حال کو پورا کرنا ہی فصاحت و بلاغت ہے۔ یعنی جو بھی صورت حال کا تقاضا ہو اس کا صحیح جواب' یہ آپ کو فصیح و بلیغ بنائے گا' اس سے آپ کی عقل روشن ہو گی' اس سے آپ کو معرفت نصیب ہو گی۔ تو ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت (بانی سلسلہ) نے جہاں آریہ قوم کے بعض گندے حملوں کے جواب میں سختی برتی ہے وہاں گویا آپ اپنی نصیحت ہی کو بھول رہے ہیں۔ نرمی سے پیش آنے کے درمیان وہ حدیث والا وقفہ شامل ہے تدبر اور غور و فکر والا وقفہ شامل ہے۔ اس کے بعد اکثر آپ کے دل کا فتویٰ یہ ہو گا کہ ان قوموں سے نرمی برتنی چاہئے پھر جو نرمی برتیں گے وہ عقل اور معرفت کی نرمی ہو گی۔

"نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔" جب یہ سوچنے کا موقع ملتا ہے تو انسان گہرے معاملات میں اترتا ہے' اس کی تہہ تک پہنچتا ہے' پہچانتا ہے کہ عرفان کیا ہے اور سطحی باتیں کیا ہیں۔ "جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔" اب کشتی نوح میں جس طرح کی عبارت ہے

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم میں سے نہیں ہے' یہ کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 ص 13 سے بھی جو عبارت لی گئی ہے اس میں بھی یہی الفاظ ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں جس طرح کی جماعت چاہتا ہوں وہ اس قسم کی جماعت میں شامل نہیں ہے۔

"اگر کوئی ہماری جماعت میں سے مخالفوں کی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کرسکے تو اس کا اختیار ہے کہ عدالت کی رو سے چارہ جوئی کرے" اب جہاں تک انصاف کا تقاضا ہے وہ ساتھ بیان فرمادیا۔ اگر کوئی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کرسکے۔ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو نہیں کرسکتے تو لازماً نہیں کہ وہ غلط ہوں گے مگر وہ نسبتاً ایک ادنیٰ درجہ کے ممبران جماعت احمدیہ بنیں گے جبکہ حضرت (بانی سلسلہ) ان کو زیادہ اعلیٰ درجے پر فائز دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم میں سے نہیں' کہتے ہی ساتھ ان کی براءت بھی فرمادی۔ "اگر کوئی ہماری جماعت میں سے مخالفوں کی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کرسکے تو اس کا اختیار ہے کہ عدالت کی رو سے چارہ جوئی کرے مگر یہ مناسب نہیں کہ سختی کے مقابل پر سختی کرکے کسی مفسدہ کو پیدا کرے" بہت سی عدالتی کارروائیاں جو میرے علم میں آئی ہیں' جماعت کے اندر بھی جاری ہوتی رہتی ہیں' وہ اسی مضمون کو نہ سمجھنے یا سمجھنے کے باوجود اس پر عمل نہ کرنے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں۔ فرمایا "یہ تو وہ وصیت ہے جو ہم نے اپنی جماعت کو کردی اور ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں اور اس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں جو اس پر عمل نہ کرے۔"

ایک طرف اس کا بنیادی حق بھی رکھ دیا اس کو بھی کھول دیا لیکن اگر ان باتوں کو سننے کے باوجود وہ اپنے حق استعمال کرنے پر زور دیتا ہے تو حضرت (بانی سلسلہ) کا یہ مقصد ہے کہ اپنی وہ جماعت جو آپ کے تصور کی جماعت ہے' جو اعلیٰ درجے کے مخلصین کی جماعت ہے' جو حقیقت میں آپ کے فرمانبردار ہیں اگر اس گروہ میں داخل ہونا چاہتا ہے تو پھر اس گروہ میں داخل نہیں ہوسکے گا' حق استعمال کرتا ہے تو کرے۔

"ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں اور اس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں جو اس پر عمل نہ کرے" اب خارج کرنے کا مضمون بھی غور طلب ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ) نے ایسے افراد کو رسمی طور پر جماعت سے خارج نہیں کیا اس لئے آج کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں شخص یہ کرتا ہے اور فلاں شخص یہ کرتا ہے اور آپ نے اس کے جماعت سے خارج ہونے کا اعلان نہیں کیا۔ کب ان لوگوں کے جماعت سے خارج ہونے کا (حضرت بانی سلسلہ) نے اعلان فرمایا تھا۔ پس یہ خارج ہونا معنوی ہے۔ یہ خارج کرنے کی کوئی رسمی کارروائی نہیں کی جبکہ کثرت سے آپ کے بیانات اور ملفوظات اور تحریرات میں جماعت میں ایسے لوگوں کے رہنے کا ذکر ملتا ہے جو اس قسم کی بیہودہ حرکتیں کرتے ہیں اور (حضرت بانی سلسلہ) کی دلآزاری کا موجب بنتے ہیں ان کو جماعت سے باہر کرنے کی کارروائی نہیں ہوئی۔ پھر یہاں باہر کا کیا مطلب ہے۔ وہی جو میں بیان کررہا ہوں کہ عملاً خدا کے نزدیک وہ لوگ (بانی سلسلہ) کی پاک جماعت سے باہر شمار ہوں گے اور یہ بہت بڑا ایک خطرہ ہے جو اگر انسان سمجھ جائے تو لازماً اس خطرے سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ اور لازم ہے کہ ایسا شخص اپنی اس زندگی میں اور اس زندگی میں دونوں میں فلاح پاجائے۔

حضرت (بانی سلسلہ) کا ایک اقتباس الحکم جلد 32 مورخہ 10 مئی 1908ء صفحہ نمبر 3 پر درج ہے۔ فرماتے ہیں۔ **"فلاح وہ شخص پاوے گا جو اپنے نفس میں پوری پاکیزگی اور تقویٰ طہارت پیدا کرلے"** پس وہ لوگ تھے جن کا ذکر (حضرت بانی سلسلہ) فرمارہے تھے کہ ہماری جماعت میں سے نہیں اور جن جماعت کے لوگوں کو آپ مفلحین کے گروہ میں شمار ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے "جو اپنے نفس میں پوری پاکیزگی اور تقویٰ طہارت پیدا کرلے اور گناہ اور معاصی کے ارتکاب کا کبھی بھی اس میں دورہ نہ ہو اور ترک اور شر اور کسب خیر" یعنی شر والی باتوں کو ترک کرنا' اس کو چھوڑ دینا اور کسب خیر محنت کرکے اچھی باتوں کو کمانا" "دونوں مراتب پورے طور سے یہ شخص طے کرلے تب جاکر کہیں اسے فلاح نصیب ہوتی ہے۔" جو معاملہ شروع میں آسان دکھائی دے رہا تھا غور کرو تو کتنا مشکل دکھائی دینے لگ گیا ہے۔

"ایمان کوئی آسان سی بات نہیں جب تک انسان مرہی نہ جاوے تب تک کہاں ہوسکتا ہے کہ سچا ایمان حاصل ہو" اب یہ مرجانا پچھلی ساری عبارات سے ظاہر ہے کہ انسان اگر موت ہی عائد کرلے اپنے پر' غصے کو کنٹرول کرے' جذبات پر قابو پالے' ہر ترک شر کرے' ہر کسب خیر کرے تو دنیا سے وہ مرگیا۔ ایک نیا وجود ظاہر ہوا ہے جو اس دنیا میں رہتے ہوئے کسی اور دنیا میں زندہ ہے۔ یہ باتیں ہیں جن کو (حضرت بانی سلسلہ) فرمارہے ہیں کہ "انسان مرہی نہ جاوے تب تک کہاں ہوسکتا ہے کہ سچا ایمان حاصل ہو"

بدر جلد 7 نمبر 19 مورخہ 24 مئی 1908ء صفحہ 5'6 سے ایک اور عبارت بھی لی گئی ہے۔

"جب انسان محض اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے جذبات کو روک لیتا ہے تو اس کا نتیجہ دین و دنیا میں کامیابی اور عزت ہے۔ فلاح دو قسم کی ہے تزکیہ نفس حسب ہدایت نبی کریم ﷺ کرنے سے آخرت میں بھی نجات ملتی ہے اور دنیا میں بھی آرام ملتا ہے۔" یہ تو ایک ایسی قطعی حقیقت ہے کہ ہر انسان روزمرہ کی زندگی میں اس کو پرکھ سکتا ہے۔ جب بھی کسی انسان کو دکھ پہنچتا ہو' خطرات درپیش ہوں تو سوائے رسول اللہ ﷺ کی پناہ کے جو الٰہی پناہ ہے اور کوئی پناہ اس کو نصیب نہیں ہوسکتی۔ جو معاملات وہ طے کرتا ہے غور کرے اور ٹھہرے اور سوچے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایسے موقعوں پر کیا تعلیم دیتے ہیں۔ وہ تعلیم اس کی حفاظت کرے گی اور اگر کوئی دکھ پہنچ بھی جائے تو اس دکھ کے بداثر سے نجات کے لئے بھی وہی تعلیم ہے جو اثر انداز ہوگی۔ مجھے کل ایک فون ملا کہ میرا بھائی' پیارا بھائی فوت ہوگیا۔ فلاں دو چھوٹے چھوٹے بچے پیچھے چھوڑ دیئے۔ فلاں عزیز فوت ہوگیا اب میں کیا کروں۔ ان سے میں نے یہی عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ہدایت کی پناہ میں آجائیں کیونکہ اس صدمے کو کم کرنے کے لئے جب تک حضرت اقدس محمد رسول اللہ کا تصور نہ باندھا جائے یہ صدمہ کم نہیں ہوسکتا بلکہ بلائے جان بن جائے گا اور بجائے اس کے کہ ان لوگوں کو آپ واپس بلاسکیں آپ کو وہاں جانا ہوگا جہاں یہ لوگ پہنچ کر خوش ہیں۔ لیکن آپ خوش نہیں ہوں گے کیونکہ جو آپ نے رویہ اختیار کیا ہے یہ رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کے بالکل برعکس ہے آپ کو کتنے بے شمار صدمے پہنچے ہیں' ہر صدمے کے موقعہ پر آپ' اللہ کی پناہ میں آئے ہیں اور یہ پناہ اس یقین سے ملتی ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اس دنیا میں ہم نے جانا ہی ہے۔ اس لئے **ہر صدمے کے موقع پر سچا صبر اس دنیا میں جانے کا سفر آسان کردیتا ہے اور انسان یہاں رہتے ہوئے بھی ایک قسم کا بے تعلق ہوجاتا ہے۔** یعنی بے تعلق ان معنوں میں نہیں کہ دنیا کو بالکل تج کردے اور چھوڑ دے بلکہ بے تعلق ان معنوں میں ہوجاتا ہے کہ انسان کو اپنے ساتھ' اپنے اندر بستا ہوا دیکھتا تو ہے لیکن اس کے تصورات' اس کے خیالات ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف منتقل ہوتے رہتے ہیں اور بنی نوع انسان سے حسن سلوک جاری رکھتا ہے' اس طرح نہیں کرتا کہ الگ ہی ہوجائے۔ پس دنیا میں بھی کامیابی ہے اور آخرت میں بھی کامیابی ہے۔

"فلاح دو قسم کی ہے تزکیہ نفس حسب ہدایت نبی کریم ﷺ کرنے سے آخرت میں بھی نجات ملتی ہے اور دنیا میں بھی آرام ملتا ہے۔" پھر فرمایا "گناہ خود ایک دکھ ہے۔ وہ بیمار ہیں جو گناہ میں لذات پاتے ہیں۔ بدی کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلتا۔ بعض شرابیوں کو میں نے دیکھا ہے کہ انہیں نزول الماء ہوگیا' مفلوج ہوگئے' رعشہ ہوگیا' سکتے سے مرگئے۔ خدا تعالیٰ جو ایسی بدیوں سے روکتا ہے تو لوگوں کے بھلے کے لئے۔ جیسے ڈاکٹر اگر کسی مریض کو' کسی بیمار کو پرہیز بتاتا ہے تو اس میں بیمار کا فائدہ ہے نہ ڈاکٹر کا" پس یہ ساری نصیحتیں جو آپ کو کی جاتی ہیں یا آنحضور ﷺ کی نصائح حضرت (بانی سلسلہ) کے الفاظ میں آپ سنتے ہیں تو اس میں حضرت (بانی سلسلہ) یا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا کوئی بھی ذاتی فائدہ نہیں ہے۔ آپ کا فائدہ ہے اگر اس نسخے پر عمل کریں تو آپ کو فائدہ پہنچے گا۔

لیکن عام تیماردار اور ان روحانی تیمارداروں کے درمیان ایک فرق بھی ہے۔ یہ تو حضرت (بانی سلسلہ) نے دنیا کے تیماردار کا حوالہ دیا ہے کہ اگر ایسا شخص طبیب کی بات نہیں مانتا تو طبیب کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ مگر خدا کے بندے' حقیقی بندے جو نبوت کے مقام پر فائز ہوتے ہیں ان کو ذاتی نقصان کا احساس ضرور ہوتا ہے' طبیب کو ہو یا نہ ہو' کیونکہ جب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی وہ کسی خدا کے بندے کو ضائع ہوتے دیکھتے ہیں تو تکلیف پہنچتی ہے اس لئے یہ نقصان تو ضرور ان کو پہنچتا ہے جو عام دنیا کے طبیب کو اکثر نہیں پہنچتا۔ "پس فلاح جسمانی روحانی پانی ہے آسمان سے اترنے والا ایک پانی ہے جس کو میں فلاح جسمانی قرار دیتا ہوں" یعنی (بانی سلسلہ) قرار دیتے ہیں۔ "تم ان آفات و منہیات سے پرہیز کرو۔ نفس کو بے قید نہ کرو کہ تم پر عذاب نہ آجائے" نفس کی بے قیدی کے نتیجے میں طرح طرح کی تکلیفیں پہنچ سکتی ہیں جن کا ذکر پہلے گزرا ہے۔ ہر قسم کی ایسی عادات جو مضر صحت ہیں اگر ان کو کھلی ڈھیل دی جائے تو عجب نہیں کہ ان بدنتائج کو پیدا کریں۔ "اللہ تعالیٰ نے کمال رحمت سے سب دکھوں سے بچنے کی راہ بتادی اب کوئی ان دکھوں سے 'ان گناہوں سے نہ بچے تو (دین حق) پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔"

پھر البدر مورخہ 16 جولائی 1904ء صفحہ 4 میں آپ نے یہ نصیحت فرمائی'

"انسان کی خوش قسمتی ہے کہ قبل از نزول بلاء وہ تبدیلی کر لے لیکن اگر کوئی تبدیلی نہیں کرتا اور اس کی نظر اسباب اور مکر و حیلے پر ہے تو سوائے اس کے کہ وہ اپنے ساتھ گھر بھر کو تباہ کر دے اور کیا انجام ہو سکتا ہے۔" اب یہ باتیں اچھی طرح پیش نظر رکھیں کہ بعض دفعہ ایک انسان کی غلطی اس کے گھر کو بھی برباد کر دیا کرتی ہے' فرمایا خوش قسمتی ہے کہ نزول الماء سے پہلے وہ تبدیلی کر لے۔ اگر کوئی تبدیلی نہیں کرتا اور اس کی نظر اسباب اور مکر و حیلے پر ہے" یعنی اپنے نفس کی خرابیوں سے توبہ نہیں کرتا اور دبے ہوئے نفس کی مکروہات کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کا اپنا نفس ہے جس نے اس کے گرد و پیش خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر کوئی ایسا شخص ہو جو سمجھتا ہو کہ میری چالاکیوں سے یہ خطرات میرے نفس کے اندر دب جائیں گے اور بیرونی اثر ظاہر نہیں کریں گے یہ مکر و حیلہ سے بچنے کی کوشش ہے۔ مکر و حیلہ سے اس طرح بچنے کی کوشش سے ان کو کوئی بھی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ ان مضرات سے نقصان ضرور پہنچے گا اور چونکہ وہ اپنی آنکھیں بند کئے بیٹھا ہے اس لئے اس کے گھر میں جو بھی بستے ہیں اس کے نقصان سے وہ بھی حصہ پائیں گے۔

تو بعض لوگوں کو اپنی فکر نہیں اپنے بیوی بچوں کی فکر ہوتی ہے۔ ان کا حوالہ دیتے ہوئے (حضرت بانی سلسلہ) نے فرمایا ہے "سوائے اس کے کہ وہ اپنے ساتھ گھر بھر کو تباہ کر دے اور کیا انجام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مرد گھر کا کشتی بان ہوتا ہے **اگر وہ ڈوبے گا تو کشتی بھی ساتھ ہی ڈوبے گی۔ اسی لئے کہا ہے الرجال قوامون علی النساء** کہ مرد عورتوں کے اوپر قوام ہوتے ہیں ان کو سیدھا رکھنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ایسی صلاحیتیں عطا کئے گئے ہیں کہ وہ عورتوں کو اگر وہ واقعتہً الٰہی تعلیم پر چلیں سیدھا رکھ سکتے ہیں اور سیدھے رستہ پر چلا سکتے ہیں۔

"اسی کی رستگاری کے ساتھ اس کے اہل و عیال کی رستگاری ہے" اگر اللہ تعالیٰ آزادی کے 'بھلائی کے سامان پیدا نہ کرے تو اس کے اہل و عیال کی بھلائی کے سامان بھی پیدا نہیں ہو سکتے۔ (-) خدا تعالیٰ کو ان کے پسماندگان کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس وقت اس کی بے نیازی کام کرتی ہے۔" (-) فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو گویا ان کی ہلاکت کی کوئی بھی پرواہ نہیں۔ یہاں بھی جو اس آیت کا سیاق و سباق جانتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ (-) ان نفوس کے متعلق فرمایا گیا ہے جو اپنے نفس کو نیچے اتارتے ہیں اور دبا کر ان کی بدی سے بچنے کی کوشش اس طرح کرتے ہیں کہ وہ بالکل اندر دب جائے اور اس کا کوئی شر بھی باہر نہ نکلے۔ حالانکہ نفس کو جتنا چاہیں دبائیں اس کی خیر بھی باہر نکلتی ہے اس کا شر بھی باہر نکلتا ہے۔ تو حضرت (بانی سلسلہ) نے (-) آیت کی طرف اشارہ فرمادیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی شرارتوں 'اپنے کینوں 'اپنی گندگیوں کو اندر دبا کر ان کے شر کے پھیلنے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہو گا وہ شر ضرور پھیلے گا اور ان کے لئے نقصان کا موجب بنے گا۔

الحکم جلد 6 نمبر 39 صفحہ 10 مورخہ 26۔ اکتوبر 1902ء میں درج ہے۔ "خدا تعالیٰ نے ایک خاص قانون اپنے برگزیدوں اور راستبازوں کے لئے رکھا ہوا ہے۔ وہ ایسا ٹیکہ ہے کہ اس میں نہ نشتر کی ضرورت ہے نہ اس میں تپ آتا ہے۔ جب کوئی اس کی شرائط کو پورا کرنے والا ہو تو خدا کے سایہ میں آجاتا ہے۔ تم اسے اختیار کرو تا تم ضائع نہ ہو۔ ہر شخص جو اس کو سمجھے وہ دوسرے کو سمجھا دے" اب بلاؤں اور وباؤں سے بچنے کے لئے دنیا میں ٹیکوں کا رواج ہے اور ٹیکے خود بھی اپنی ذات میں نقصان پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ نشتر لگتا ہے' سوئی چبھتی ہے اور انسان تکلیف محسوس کرتا ہے پھر اس کے بعد تپ آجایا کرتا ہے۔ اکثر ٹائیفائیڈ کے ٹیکے لگانے والے بڑی مصیبت سے گزرتے ہیں۔ بعض دفعہ چیچک کا ٹیکہ بگڑے تو اس سے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ تو فرمایا میں ایک ایسے ٹیکے کی بات کر رہا ہوں جو کوئی بھی تکلیف تمہیں نہیں پہنچائے گا۔ نہ نشتر لگے گا' نہ تپ آئے گا۔

"تم اسے اختیار کرو تا تم ضائع نہ ہو' ہر شخص جو اس کو سمجھے وہ دوسروں کو سمجھا دے اور حاضر غائب کو پہنچا دے تا کہ کوئی دھوکہ نہ کھائے" یہ وہ نصیحت ہے جس کو اب ہمیں عام کرنے کی ضرورت ہے۔ جو حاضر ہیں' جو سن رہے ہیں وہ غائبوں تک ان باتوں کو کرنا شروع کر دیں۔ محض اپنے دل کی حدود تک نہ رکھیں بلکہ زبان سے نکالیں اور ارد گرد ماحول کو یہ نصیحت کریں جو (حضرت بانی سلسلہ) نے فرمائی ہے۔ **یاد رکھو محض اسم نویسی سے کوئی جماعت میں داخل نہیں جب تک وہ حقیقت کو اپنے اندر پیدا نہ کرے۔ آپس میں محبت کرو۔ اتلاف حقوق نہ کرو اور خدا کی راہ میں دیوانے کی طرح ہو جاؤ تا کہ تم پر فضل کرے۔ اس سے کچھ باہر نہیں ہے۔"**

وہ جو ٹیکہ وہ یہ ٹیکہ ہے جس کی بات اب حضرت (بانی سلسلہ) فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں تمہارا نام میری جماعت میں لکھا جائے تو یہ اسم نویسی ہے جیسے بیعت کے فارموں پہ نام لکھے جاتے ہیں' جماعت کی فہرستوں میں اسماء لکھتے جاتے ہیں۔ فرمایا یہ تو اسم نویسی ہے اس سے کوئی جماعت میں داخل نہیں۔ یہ خیال کر لینا کہ تجنید کی فہرستوں میں ہمارا نام ہے اور یہ سمجھ لینا کہ چونکہ تجنید میں نام ہے اس لئے ہم جماعت میں داخل ہیں۔ فرمایا یہ غلط بات ہے اس کو نام لکھنا کہتے ہیں۔ پس اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہاں "جب تک وہ حقیقت کو اپنے اندر پیدا نہ کرے" اسم نویسی کے بعد جو اہم یہ جماعت کی حقیقت ہے جسے (حضرت بانی سلسلہ) کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں اس حقیقت کو اپنے اندر جب تک پیدا نہ کرے اس اسم نویسی کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ حقیقت کیا ہے "آپس میں محبت کرو اتلاف حقوق نہ کرو"

"آپس میں محبت کرو" اور "اتلاف حقوق نہ کرو" ایک ہی چیز کے دو پہلو ہیں۔ جس سے آپ کو پیار ہو اس کا حق تلف تو نہیں کرتے۔ کبھی ماؤں کو دیکھا ہے کہ بچوں کے حقوق تلف کر رہی ہوں۔ جاہل ہی ہوں گی وہ مائیں جو بچے کے منہ سے لقمہ چھین کر خود کھا جائیں۔ جو بچے کا حق ہے وہ بچے کو دیتی ہیں بلکہ اپنے منہ کا لقمہ چھوڑ کر بچے کے منہ میں ڈال دیتی ہیں۔ تو حضرت (بانی سلسلہ) فرما رہے ہیں **محبت کرو' اتلاف حقوق نہ کرو' محبت کی پہچان یہ ہو گی کہ تم کسی کے حقوق تلف نہ کرو۔ اور حقوق نہیں تلف کرو گے تو اپنے حقوق دوسروں کو دینے کے لئے امکان** پیدا ہو جائے گا۔ حقوق نہ تلف کرنا محبت کا پہلا تقاضا ہے لیکن اپنے حقوق تلف کرنا محبت کا دوسرا تقاضا ہے۔ پس ان دونوں پہلوؤں سے حضرت (بانی سلسلہ) کی اس ہدایت کو سمجھیں۔ دوسروں سے محبت کریں یعنی ان کے حقوق تلف نہ کریں اور ان کی خاطر اپنے حقوق تلف کریں۔ یہ تو ایک دیوانگی کی بات ہے۔ انسان کسی کے حقوق تلف نہ کرے وہ تو ٹھیک ہو گیا مگر اپنے حقوق کیوں تلف کرے۔ فرمایا "خدا کی راہ میں دیوانے کی طرح ہو جاؤ" یہ تبھی ممکن ہے کہ اگر آپ اللہ کی محبت کی وجہ سے دیوانہ سے بن جائیں اور یہ بظاہر دیوانگی کی باتیں ہیں۔ ماں کا بچے سے ایک رشتہ ہے جس کے تقاضے وہ نظر انداز نہیں کر سکتی مگر آپ کا تو بنی نوع انسان سے اس قسم کا خونی رشتہ نہیں ہے اور اگر آپ عقل کریں تو وہ تقاضے نظر انداز کر سکتے ہیں۔ پس جب تک دیوانوں کی طرح خدا کی راہ میں نہ ہو جاؤ یہ ماں والے رشتے تمام بنی نوع انسان سے قائم کئے ہی نہیں جا سکتے۔ "دیوانے کی طرح ہو جاؤ تا کہ خدا تم پر فضل کرے' اس سے کچھ باہر نہیں"

اب یہ ہماری تربیت کے لئے ایک بڑا عظیم الشان لائحہ عمل ہے جو حضرت (بانی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے بیان فرمادیا اور اس کی باریک راہوں سے ہمیں آگاہی فرمائی- فرمایا **"میں تمہیں بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ تم ایسے پاک صاف ہو جاؤ جیسے صحابہؓ نے اپنی تبدیلی کی- انہوں نے دنیا کو بالکل چھوڑ دیا گویا ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے- اسی طرح تم اپنی تبدیلی کرو"** اب یہ نہیں فرمایا کہ دنیا کو چھوڑ دیا اور ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے- کیونکہ صحابہ میں بڑے بڑے خوش پوش صحابہ کا ذکر ملتا ہے جو اللہ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بہت پیارے تھے- خود حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی خوش پوشی کا ذکر ملتا ہے- بعض دفعہ باہر سے کوئی بہت اعلیٰ درجے کا خوبصورت، دلکش تحفہ آیا تو آپ نے وہ پہن لیا یہ بھی شکر کا ایک اظہار ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے پہلے قطرے کو جیسے انسان زبان پر لیتا ہے وہی محبت ہے جس کا یہاں ذکر چل رہا ہے-

تو فرمایا "جیسے صحابہؓ نے اپنی تبدیلی کی- انہوں نے دنیا کو بالکل چھوڑ دیا گویا ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے-" گویا ٹاٹ کے کپڑے، پہننے کا مطلب ہے کہ اگر خدا طلبی سے غربت اختیار کرنی پڑے اور دنیا ہاتھ سے جاتی رہے، دنیا کے مال و دولت نہ رہیں اور واقعۃً ٹاٹ پہننا پڑے تب بھی اس کی کوئی پرواہ نہیں کرنی- ٹاٹ پہننے کے لئے اپنے آپ کو ذہنی طور پر اور قلبی طور پر تیار رکھنا یہ مضمون ہے جو یہاں بیان ہو رہا ہے- اگر آپ تیار رکھیں گے تو گویا ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے- خدا کے نزدیک وہ قربانی جو آپ سے لی نہیں گئی لیکن ذہنی طور پر آپ تیار ہیں وہ اللہ کے نزدیک ایسی ہی ہے جیسے ہو گئی- اور اکثر اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے یہی سلوک ہوتا ہے- مطالبے کرتا ہے یہ کرو، وہ کرو جو بہت سخت بھی ہوتے ہیں، نرم بھی ہوتے ہیں لیکن جو قلبی طور پر تیار ہو جائے کہ میں ان مطالبوں کو بالآخر پورا کروں گا- اللہ کے ہاں وہ ایسا ہی لکھا جاتا ہے جیسے اس نے وہ مطالبے پورے کر دیئے-

پس ٹاٹ کے کپڑوں کے تعلق میں آپ کو اپنے سوٹ اور گاؤن بدلنے کی ضرورت نہیں ہے- یہ نہیں کہ سب اتار کے پھینک دیں اور واقعۃً ٹاٹ کی سلائیاں شروع کر دیں- ہاں یہ ارادہ رکھیں اور اس میں پختہ ہوں، اس میں نیت بالکل پاک اور صاف ہو کہ خدا کی قسم اگر اس کی خاطر ہمیں ان تمام خوبصورت لباسوں کو آگ میں جھونکنا پڑے تو ہم جھونک دیں گے- تن ڈھانکنا ہے تو ٹاٹ سے ڈھانک لیں گے کیونکہ تن تو بہر حال ڈھانکنا ہے لیکن اللہ کی رضا کو نظر انداز نہیں کریں گے- اس چھوٹے سے خوبصورت فقرے میں یہ سارا مضمون بیان فرمادیا گیا-

اب کس خدا کی خاطر قربانیاں ہیں جس کے متعلق ہم جانتے ہیں کہ ہمارے حواس خمسہ اس تک پہنچ نہیں سکتے- وہ غیب میں ہے اور غیب کے لئے حاضر کی قربانی ایک بہت بڑا مشکل مضمون ہے- انسان حاضر پر غیب کو قربان کرتا ہے مگر غیب پر حاضر کو قربان نہیں کیا کرتا تو حضرت (بانی سلسلہ) خدا تعالیٰ کے غیب ہوتے ہوئے حاضر مضمون کو بیان فرما رہے ہیں- کس کی خاطر تم یہ کام کرو گے-

"وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ ہے مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں- وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے- سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو- تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے-"

"تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے" یہاں غالباً "جن کو" کا لفظ جماعت پر اطلاق پر رہا ہے کیونکہ "اس کا لفظ واحد میں ہے، اس، سے مراد حضرت (بانی سلسلہ) ہیں تم اس کی جماعت ہو جن کو یعنی اس جماعت کو اس نے یعنی اللہ تعالیٰ نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے **"سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا-"** کاٹا جانے کے متعلق ایک حضرت (بانی سلسلہ) کا فقرہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں "میری جماعت میں سے نہیں ہے" لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اس فقرے کے دائرے میں آتے ہیں، اس اظہار کے دائرے میں آتے ہیں جو فوری طور پر تو کاٹے ہوئے دکھائی نہیں دیتے اور کوئی جماعت کی کارروائی ان کے خلاف نہیں ہوتی لیکن حضرت (بانی سلسلہ) کا انذار ضرور ان کے حق میں پورا اترتا ہے- وہ رفتہ رفتہ دور ہٹتے ہٹتے واقعۃً جماعت سے کاٹے جاتے ہیں یا خود اپنے آپ کو جماعت سے کاٹ لیتے ہیں- یہ سلسلہ روز جاری ہونے والا سلسلہ ہے- ہر روز ایسے انسانوں کی خبر ملتی رہتی ہے جنہوں نے حضرت (بانی سلسلہ) کے پہلے تقاضوں کو نظر انداز کر دیا تو آخری باتیں ضرور پوری ہوئیں جن سے حضرت (بانی سلسلہ) نے ان کو ڈرایا تھا-

"اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو" دل ہی ہیں جو ہر صفائی، ہر برائی کی پہلی آماجگاہ ہیں- یہاں اگر جھاڑو پھیرا جائے گندگیوں سے تو پھر پاک دل اس سے نکلے گا جس میں خوبیاں آکر اپنی جگہ بنالیں گی- پس یہ بات بار بار کہتا ہوں اور کہتا چلا جاتا ہوں اور یہ بات ہر ایک کی سمجھ میں آجانی چاہئے مگر لفظوں میں سمجھ میں آجاتی ہے، عمل کچھ بھی نہیں ہوتا یا ہوتا ہے تو بہت تھوڑا ہوتا ہے- اس لئے مجھے یہ باتیں دوہرانے دیں- جتنا دوہراؤں گا کبھی نہ کبھی، کسی نہ کسی کو تو خیال آجائے گا کہ میں سنتا تو ہوں مگر ان باتوں پر عمل نہیں کرتا اس لئے اس دوہرانے سے فائدہ ہے-(-)

فرمایا **"اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھوڈالو-"** جیسے بعض دفعہ بعض عورتوں کو جنون ہوتا ہے وہ ہر وقت گھر کے اندر وغیرہ دھوتی رہتی ہیں اور اپنا اندر نہیں دھوتیں- فرمایا "اپنے اندرونوں کو دھوڈالو-" "تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو نہیں" دکھاوے کی زندگی، باہر کی صفائی، اندرونے کو بھول جانا، اس سے ہو سکتا ہے تم ہر ایک کو راضی کرلو اور وہ تمہیں اور تمہارے گھر کو بہت شفاف اور چمکتا ہوا دیکھے- سب کو کر سکو گے، مگر خدا کو نہیں- "خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے" اب دنیا راضی ہو رہی ہے اور بہت خوش ہو رہی ہے بہت اچھا آدمی ہے، بہت اچھی عورت ہے- اتنا صاف ستھرا آدمی، اتنی صاف ستھری عورت، گھر پاک و صاف اور یہی بات جو دنیا میں تمہاری مدح کا موجب بن رہی ہے خدا کے غضب کو بھڑکانے کا موجب بنتی ہے-

"خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے- اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ- **کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے-"** وہی ٹاٹ کے کپڑوں والی بات کہ دل میں اگر کوئی عزیز ہے تو جب ابتلاء میں پڑو گے تو وہ عزیز خدا پر غالب آجائے گا- اگر دل میں کوئی اور عزیز ہے سے مراد یہ نہیں ہے کہ کوئی اور پیارا نہ- بے شمار پیارے ہوں گے، بے شمار دل میں عزیز ہوں گے مگر خدا کے مقابل پر اگر کوئی دل میں عزیز ہے تب تم خدا کی نظر میں پیارے نہیں ہو سکتے- "اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ" "اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ" یہ سارے عشق کے منازل ہیں جو حضرت (بانی سلسلہ) کھول رہے ہیں-

اب ایک لمبی تحریر ہے جو اس لحاظ سے بہت دلچسپ ہے کہ چلتے چلتے آسٹریلیا کے ایک سیاح سے باتیں کرتے ہوئے اس کو نصیحتیں فرمائی جارہی ہیں- صبح سیر کے وقت (بانی سلسلہ) جب روانہ ہوئے تو آسٹریلیا سے آیا ہوا ایک سیاح تھا وہ بھی ساتھ چل پڑا یا اسے دعوت دے دی گئی ہو گی اور اس دورانِ سیر اس سے جو گفتگو ہوئی یہ دوسرے ساتھیوں نے، سننے والوں نے بعد میں فوراً قلمبند کرلی- پس یہ گفتگو ان الفاظ میں ہے-

"دیکھو اگر کوئی شخص کسی حاکم کے سامنے کھڑا ہو" یہ آسٹریلین سیاح سے فرما رہے ہیں- "دیکھو اگر کوئی شخص کسی حاکم کے سامنے کھڑا ہو اور اس کا کچھ اسباب متفرق طور پر پڑا ہو تو یہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اسباب کا کوئی حصہ چرالے خواہ چوری کے کیسے ہی قوی محرک ہوں"- مالک سامنے کھڑا ہو تو اس کا اسباب بکھرا پڑا ہو یہ عموماً سیاح کے اوپر اطلاق ہونے والی بات ہے- کیونکہ کسی کے گھر میں تو سامان بکھرا ہوتا یا وہ سفر پر روانہ ہونے والا ہے یا سفر سے آیا ہے تو اس سیاح کو مخاطب کر کے یہ فقرہ دیکھیں کتنا اس کی صورت حال پر اطلاق پانے والا ہے جس کو وہ اپنے تجربے سے خود سمجھ سکتا ہے- "اس کا کچھ اسباب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متفرق طور پر پڑا ہو تو یہ شخص کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اسباب کا کوئی حصہ چرالے خواہ چوری کے کیسے ہی قوی محرک ہوں اور کیسا ہی بد عادت کا مبتلا ہو" یہ ہو نہیں سکتا اس کی نظر میں ہو اور اس کو چرالے۔

"مگر اس وقت اس کی ساری قوتوں اور طاقتوں پر ایک موت وارد ہو جائے گی" مرنا جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اسی کی تشریح ہے کہ مرنے سے یہ مراد نہیں ہے بالکل مرمٹو۔ مرنے سے یہ مراد ہے کہ حاکم وقت یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہوتے ہوئے تم ایسی جرأت نہ کرو کہ گویا اس کا سامان چرا رہے ہو اور خدا کی مرضی کے خلاف عمل کی جسارت میں تمہارے اوپر ایک موت طاری ہو گئی۔ جیسے وہ بدکار' چور اچکا مردے کی طرح کھڑا رہے گا۔ مجال ہے اس کی جو ہاتھ بڑھا کر مالک کی نظر میں رہتے ہوئے اس کا کوئی سامان چرائے۔ "موت وارد ہو جائے گی اور اسے ہرگز یہ جرأت نہ ہو سکے گی اور اس طرح پر وہ اس چوری سے ضرور بچ جائے گا۔ اس طرح پر ہر قسم کے خطاکاروں اور شریروں کا حال ہے کہ جب انہیں ایسی قوت کا کوئی علم ہو جاتا ہے جو ان کی شرارت پر سزا دینے کے لئے قادر ہے تو وہ جذبات ان کے دب جاتے ہیں۔ یہی سچا طریق گناہ سے بچنے کا ہے۔"

اگر کوئی معصوم بچی اکیلی جا رہی ہو' اندھیرا ہو' کوئی دیکھ نہ رہا ہو' ایک بدبخت اس پر ہاتھ اٹھانے کی جسارت کر سکتا ہے۔ لیکن اگر ایک قوی ہیکل' مضبوط مرد اس کے ساتھ چل رہا ہو جس کے مقابل پر اس کی کوئی حیثیت نہ ہو تو اتنی شرافت سے وہ نظریں نیچی کر کے گزرے گا کہ قوی ہیکل انسان کو وہم بھی نہیں ہو گا کہ اس کا کوئی بد ارادہ ہے۔ نہایت مسکین بن جائے کا چال میں نرمی آجائے گی۔ ذرا بچ کے' پہلو بچا کے جائے گا۔ وہ لطیفہ میں نے اردو کلاس میں تو بتایا تھا لیکن یہاں پتہ نہیں سنایا ہے کہ نہیں۔ ایک شخص نے اپنے اوپر کی منزل سے کچھ کیچڑ نیچے پھینک دیا۔ ایک گزرتے ہوئے آدمی کے اوپر جا پڑا۔ اس نے بڑے غصے سے للکار کر کہا بدبخت دیکھتا نہیں کون نیچے جا رہا ہے۔ تیری یہ مجال کہ مجھ پر کیچڑ پھینکا ہے۔ تم ذرا باہر آنا میں تیرا کچھ حال کروں۔ اوپر سے جو آدمی آیا وہ بڑا قوی ہیکل' مضبوط پہلوان' اس کی آنکھوں سے شرارے نکل رہے تھے۔ اس کو دیکھتے ہی کہا فرمایئے آپ نے پھینکا تھا نا۔ یہ عاجز بندہ حاضر ہے کچھ اور بھی پھینکیں' اور بھی لطف اٹھائیں۔ اب یہ جو رویہ ہے یہ قوی ہیکل کو دیکھنے کے بعد پیدا ہوا ہے۔

تو اگر کوئی انسان کسی طاقتور وجود کی موجودگی کا احساس کرے تو اس کے گناہ کی شوخی اسی طرح مٹ جائے گی جیسے اس کیچڑ میں بھرے ہوئے انسان کی مٹ گئی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو کیچڑ نہیں پھینکتا۔ اللہ تعالیٰ تو فضل پھینکتا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے نصائح تو پھولوں کی طرح اترتے ہیں اس کے باوجود آپ کا یہ حال ہو کہ ان پر سیخ پا ہوں اور اپنے وجود کو بدلنے کے لئے کوئی کوشش نہ کریں۔ یہ حد سے زیادہ زیادتی اور ظلم ہو گا۔ یہ پھول ہیں جن کو آپ نے چننا ہے۔ وہ کانٹے ہیں جن سے بچانے کے لئے نصائح کی جاتی ہیں۔ اس لئے اپنی بھلائی کا راستہ اختیار کریں خود آپ کا بھلا ہو گا۔

حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں "یہی سچا طریق گناہ سے بچنے کا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ پر کامل یقین پیدا کرے اور اس کے سزا و جزاء دینے کی قوت پر معرفت حاصل کرے۔ یہ نمونہ گناہ سے بچنے کے طریق کے متعلق خدا نے ہماری فطرت میں رکھا ہوا ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس اصول کو آپ کے سامنے پیش کر دوں۔ کیا عجب آپ کو فائدہ پہنچے۔" یعنی آسٹریلوی سیاح سے فرما رہے ہیں۔ "کیا عجب آپ کو فائدہ پہنچے اور چونکہ سفر کرتے رہتے ہیں اور مختلف آدمیوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ آپ ان سے بھی اسے ذکر کر سکتے ہیں" فرمایا جس طرح پہلے نصیحت کی تھی کہ جو بھی اس نصیحت کو سنے آگے پہنچائے۔ تو مسافر کے اسباب کے پھیلنے کی طرح اس کے سامنے ایک بات رکھی اور اس سے ایک مضمون نصیحت کا نکالا اور پھر فرمایا کہ آپ چونکہ مسافر ہیں اور اکثر پھرتے رہتے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کے سامنے بات پیش کروں تاکہ آپ آئندہ دنیا میں جہاں بھی سفر کریں اس نصیحت کو آگے چلاتے رہیں۔" یہ میری طرف سے آپ کو ایک تحفہ ہے اور میں ایسے تحفے دے سکتا ہوں"

جانے والے کو اچھی نصیحت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا جا سکتا جو اس کا زاد راہ بن جائے۔ فرمایا "یہ میری طرف سے آپ کو ایک تحفہ ہے اور میں ایسے تحفے دے سکتا ہوں۔ ہر شخص جو دنیا میں آتا ہے اس کا فرض ہونا چاہئے کہ دھوکے اور خطرے سے بچے۔ پس گناہوں کے نیچے ایک خطرناک اور تمام خطروں اور دھوکوں سے بڑھ کر ایک دھوکہ ہے" یہ وہ مخفی دل کی حالت ہے جو چھپی ہوئی ہے اور اکثر گنہگار کی اپنی نظر سے چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ کوئی گناہ ظاہر ہو ہی نہیں سکتا جب کہ دل کے اندر چھپا ہوا گناہ موجود نہ ہو۔ لیکن وہ دھوکہ ہے' دھوکہ ان معنوں میں کہ دکھائی نہیں دے گا انسان معین طور پر اس کی شناخت نہیں کر سکتا۔ "میں آگاہ کرتا ہوں کہ اس سے بچنا چاہئے اور یہ بھی بتاتا ہوں کہ کیونکر بچنا چاہئے۔"

(حضرت صاحب نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا) اب چونکہ وقت ہو گیا ہے اس لئے 'کیونکر بچنا چاہئے' پر ایک چھوٹا سا نشان ڈال لیں۔ ٹھیک ہے؟ ابھی نشان ڈال لیں تاکہ آئندہ پھر دھوکہ نہ ہو اور جو اقتباسات پڑھے جا چکے ہیں ان کی تھیلی ہی الگ کر لیں۔ ٹھیک ہے؟ جزاکم اللہ۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 25- مئی 1998ء

- 12-25 رات- چلڈرنز کارنر- کوئز واقفین نو۔
- 1-00 رات- درس القرآن 97-1-29
- 2-30 رات- ڈاکومنٹری- احمدیت پر ایک نظر۔
- 2-50 رات- چینی زبان سیکھئے۔
- 4-45 صبح چلڈرنز- کوئز- واقفین نو۔
- 5-20 صبح- لقاء مع العرب۔
- 6-30 صبح- مجلس سوال و جواب امریکہ۔ 12-10-94
- 7-10 صبح- اردو کلاس۔
- 8-25 صبح- چینی زبان سیکھئے۔
- 8-50 صبح- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
- 10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- کوئز- واقفین نو۔
- 11-20 دوپہر- درس القرآن- 97-1-29 بیت الفضل لندن۔
- 1-00 دوپہر- لقاء مع العرب۔
- 2-10 دوپہر- اردو کلاس۔
- 3-05 دوپہر- سپورٹس خدام الاحمدیہ پاکستان 1997ء
- 4-30 سہ پہر- نارویجین زبان سیکھئے۔
- 7-00 شام- ہومیوپیتھی کلاس۔
- 8-05 رات- لقاء مع العرب۔
- 10-20 رات- اردو کلاس۔

☆......☆......☆......☆

منگل 26-1998ء

- 12-25 رات- چلڈرنز کارنر- ملاقات۔
- 12-55 رات- روحانی خزائن۔
- 1-45 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- لجنہ اماء اللہ کی پہلی جوہ ممبرات کا تعارف۔
- 2-10 رات- ہومیوپیتھی کلاس۔
- 3-20 رات- نارویجین زبان سیکھئے۔
- 4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- ملاقات- 15-2-96
- 5-15 صبح- لقاء مع العرب۔
- 6-15 صبح- سپورٹس 1997ء خدام الاحمدیہ پاکستان۔
- 7-00 صبح- اردو کلاس۔
- 8-05 صبح- نارویجین زبان سیکھئے۔
- 8-45 صبح- ہومیوپیتھی کلاس۔
- 10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- ملاقات 5-12-96
- 11-15 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ 96-10-25- کا ترجمہ۔
- 12-00 دوپہر- دین حق کی تعلیم- روحانی خزائن۔
- 1-10 دوپہر- لقاء مع العرب۔
- 2-15 دوپہر- اردو کلاس۔
- 3-20 دوپہر- طبی معاملات مہمان ڈاکٹر سہیل احمد۔
- 4-30 سہ پہر- فرنچ زبان سیکھئے۔
- 7-10 شام ترجمۃ القرآن کلاس۔
- 8-15 رات- لقاء مع العرب۔
- 10-30 رات- اردو کلاس۔

☆......☆......☆......☆

بدھ 27- مئی 1998ء

- 12-35 رات- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں۔
- 1-05 رات- یوم قدرت ثانیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

1-35 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
2-05 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ۔
2-35 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
3-35 رات۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
4-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ آیئے نماز سیکھیں۔
5-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-20 صبح۔ طبی معاملات۔
6-50 صبح۔ اردو کلاس۔
8-00 صبح۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
8-30 صبح۔ حکایات شیریں۔
8-45 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ آیئے نماز سیکھیں۔
12-00 دوپہر۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
12-30 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ حضرت بلال بن رباحؓ
1-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-00 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-10 دوپہر۔ سپیشل پروگرام یوم قدرت ثانیہ۔
4-30 سہ پہر۔ احمدیت کا تعارف۔
7-20 شام۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
8-15 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ اردو کلاس۔

جمعرات 28۔ مئی 1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔
1-00 رات۔ المائدہ۔
1-40 رات۔ سپیشل پروگرام۔ یوم قدرت ثانیہ کے سلسلہ میں۔
2-25 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
4-45 صبح چلڈرنز کارنر ملاقات۔
5-20 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-55 صبح۔ اردو کلاس۔
8-50 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-15 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔
11-05 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ 6-2-96
12-00 دوپہر۔ المائدہ۔
12-40 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
1-50 دوپہر۔ اردو کلاس۔
2-55 دوپہر۔ کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
3-35 دوپہر۔ درثمین۔ نظموں کا صحیح تلفظ۔
4-30 سہ پہر۔ ڈچ زبان سیکھئے۔
7-00 شام۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔

ضروری اعلان

○ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن لمیٹڈ (P.TCL) کی طرف سے عنقریب ربوہ اور چنیوٹ میں E-MAIL اور انٹرنیٹ (Internet) کی سہولت مہیا کی جا رہی ہے۔ خواہش مند افراد اور ادارے فوری طور پر ربوہ ٹیلیفون ایکسچینج سے مطلوبہ فارم حاصل کرکے اسے پر کرکے اسی دفتر میں جمع کروادیں۔ (ناظر امور عامہ)

ماہنامہ "خالد" کا "ربوہ نمبر" اور احباب سے درخواست

○ ستمبر 1998ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ربوہ کے قیام کو پچاس سال ہو رہے ہیں۔ اس مبارک اور پر مسرت موقعہ کی مناسبت سے ادارہ خالد ایک خصوصی ربوہ نمبر نکالنے کا اہتمام کر رہا ہے۔ اس ضمن میں دنیا بھر کے احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ:۔

1۔ ربوہ کے متعلق کسی بھی قسم کی کوئی تحریر یا اپنا تبصرہ یا کوئی یادگار یا تاریخی واقعہ ہو تو ارسال فرمائیں۔

2۔ وہ احباب جو 1948ء 1949ء میں ربوہ میں آباد ہوئے یہاں قیام رہا براہ کرم وہ اپنے اس وقت کے واقعات اور تاثرات ہمیں ضرور لکھ کر بھجیں۔

3۔ ابتدائی زمانے کی یا بعد کی کوئی یادگار تصویر یا اخباری تراشہ آپ کے پاس محفوظ ہو تو ہمیں ارسال فرمائیں۔

4۔ ربوہ کے تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے یا فارغ التحصیل طلباء و طالبات اس وقت کے ماحول پر کچھ لکھنا چاہیں یا کسی اہم شخصیت یا کانفرنس یا کسی تقریب کے حوالے سے انؒ کے ذہن میں ہو۔ اور اس کی تصویر بھی ہو تو ہمیں ضرور ارسال فرمائیں۔

آپ کا تعاون اس تاریخی نمبر کی اہمیت و افادیت میں اضافے کا باعث بنے گا۔ امید ہے کہ آپ تعاون فرمائیں گے۔

براہ کرم یہ مواد 15۔ جون 1998ء تک اس پتہ پر ارسال فرمائیں یا فون / فیکس پر رابطہ فرما سکتے ہیں۔

دفتر ماہنامہ "خالد"
ایوان محمود ربوہ پوسٹ کوڈ 35460
فون نمبر دفتر 212349-4524
فیکس نمبر 919-4524

سانحہ ارتحال

○ مکرم رشید احمد مرزا صاحب ابن مکرم مرزا دوست محمد صاحب شکاگو۔ امریکہ میں مورخہ 4-5-98 بعمر 68 سال وفات بوجہ ہارٹ اٹیک پاگئے ہیں۔

موصوف کی میت ان کے عزیز شکاگو سے ربوہ لائے اور مورخہ 11-5-98 بعد نماز ظہر بیت المہدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم محمد اشرف اسحاق صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ موصوف مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب کارکن تحریک جدید کے چچازاد بھائی تھے۔

احباب جماعت موصوف کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم ماسٹر محمد حیات صاحب جنجوعہ سابق بیت اللباس گول بازار ربوہ مورخہ 29۔ اپریل 1998ء کو صبح 6 بجے امریکہ میں حرکت قلب بند ہونے سے رحلت کر گئے ہیں۔ انہیں 29۔ اپریل کو صبح 6 بجے دل کا دورہ پڑا۔ بغرض علاج ہسپتال لے گئے لیکن علاج کے باوجود جانبر نہ ہو سکے۔ ان کی عمر 82 سال تھی۔

احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم ملک سعید احمد صاحب)

محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ملک سعید احمد صاحب ساکنہ مکان نمبر 25/24 محلہ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مذکورہ بالا قطعہ کا کل رقبہ 2 کنال 5 مرلہ 218 مربع فٹ ہے۔ اس میں سے ان کا حصہ 1۔ کنال 10 مرلہ ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ بشیراں بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم ملک محمود احمد صاحب (بھائی)
5۔ مکرم ملک انور احمد صاحب (بھائی)
6۔ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

امتحان اور انٹرویو

○ جن امیدواروں نے نظامت مال وقف جدید کو محرر / انسپکٹر مال کی آسامی کے لئے درخواستیں بھجوائی ہیں ان کو اعلان ہذا کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔

1۔ مورخہ 27-5-98 بروز بدھ صبح 10 بجے دفتر وقف جدید میں تحریری امتحان ہوگا۔

2۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے امیدواروں کا انٹرویو مورخہ 28-5-98 بروز جمعرات صبح 9 بجے ہوگا۔

براہ کرم تشریف لے آئیں۔

ضروری نوٹ:۔ سفر آمد و رفت وغیرہ اخراجات امیدوار کی اپنی ذمہ داری ہوگی۔

(ناظم مال وقف جدید)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ 31۔ مئی 98ء کو مرکز کی ہدایات کے مطابق اطفال سے امتحان لیں اور پرچہ جات جلد مرکز بھجوائیں۔

مطالعہ کتاب۔ ماہ مئی 98 میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں حصہ چہارم" مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔"

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (IBA) کراچی یونیورسٹی نے MBA میں داخلہ کی درخواستیں طلب کی ہیں۔ دو سالہ پروگرام میں داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت کم از کم بیچلرز ہونا ضروری ہے۔ داخلہ سے قبل ٹیسٹ و انٹرویو کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ داخلہ فارم سٹی کیمپس یا لاہور۔ اسلام آباد۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ میں واقع ANZ بینک کی شاخوں سے -/700 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30۔ مئی ہے۔ (نظارت تعلیم)

سمیع سنٹر
بادامی باغ ۔ لاہور
شیل پاکستان لمیٹڈ
Shell
ڈسٹری بیوٹرز: فرنس آئل۔ کیروسین آئل
ہائی سپیڈ ڈیزل۔ انجن آئل۔ گیئر آئل اور انڈسٹریل آئل
پاکستان بھر میں آئل شاپس کے لیے
ہول سیل ریٹس پر لیبر پیکنگ دستیاب ہیں۔
فون نمبر: 7722758 - 200273 - 200453
7725481 - 202330

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 16: مئی۔1998ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

پیر25 مئی غروب آفتاب	7-08
منگل26 مئی طلوع آفتاب	5-03

عالمی خبریں

امریکی صدر کلنٹن اور کانگرس نے پاکستان کے لئے اقتصادی اور فوجی سلامتی کے پیکیج کو آخری شکل دے دی ہے۔ پاکستان کو یہ پیکیج اس یقین کے بعد دیا جائے گا کہ وہ مستقبل میں کبھی ایٹمی دھماکہ نہیں کرے گا اور نہ ہی ایٹمی ہتھیار بنائے گا۔ اس کے بدلے میں امریکہ پاکستان کو 50 کروڑ ڈالر سالانہ امداد دے گا۔ امریکی پابندیاں ختم کر دی جائیں گی۔ اور ایف 16 طیارے فوری طور پر پاکستان کو فراہم کر دیئے جائیں گے جن کی ادائیگی پاکستان نے 10 سال قبل کر دی تھی۔ مگر امریکی پابندیوں کی وجہ سے پاکستان ایف 16 طیارے حاصل نہیں کر سکا تھا۔

بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں لائن آف کنٹرول پر اپنی فوجی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔

ایرانی صدر نے میاں محمد نواز شریف کو یقین دہانی کرائی ہے کہ پاکستان کے ہر اقدام کی حمایت کریں گے۔

امریکی ٹی وی نے رپورٹ میں کہا ہے کہ ایٹم بم چاغی پہنچا دیئے گئے ہیں۔ پاکستان کسی بھی وقت دھماکہ کر سکتا ہے۔

امریکی کانگرس کے 200۔ ارکان نے صدر کلنٹن کے دورہ چین کی مخالفت کر دی ہے۔

افغانستان میں طالبان اور شمالی اتحاد میں لڑائی شدت اختیار کر گئی ہے۔ 15۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ حزب اختلاف نے دارالحکومت کے شمال میں سرکاری فوج پر بڑا حملہ کیا۔ جسے پسپا کر دیا گیا۔

الجزائر میں بم دھماکہ سے 13۔ افراد ہلاک اور 25 زخمی ہو گئے ہیں۔

امریکہ نے کہا ہے جب تک صدام حسین عراق کے صدر ہیں۔ پابندیاں ختم نہیں ہوں گی۔

انڈونیشیا کے صدر سہارتو مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور یوسف حبیبی کو نیا صدر نامزد کر دیا گیا ہے۔ سہارتو 32 سال برسراقتدار رہے۔ بجلی اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ کے خلاف عوام نے دو ہفتے سے ان کے خلاف استعفیٰ کی تحریک شروع کر رکھی تھی۔ امریکہ بھی مخالف تھا۔ امریکہ، جاپان، فلپائن اور تھائی لینڈ کی طرف سے استعفیٰ کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ استعفیٰ سے متعلق اعلان کے تھوڑی ہی دیر بعد ہزاروں مظاہرین صدارتی محل اور پارلیمنٹ کے گرد جمع ہو گئے اور سابق صدر کے نامزد سربراہ کو قبول نہ کرنے کا اعلان کر دیا اور تحریک جاری رکھنے کا تہیہ کیا۔ بی بی سی کے مطابق طلباء کا یہ موقف ہے کہ نئی حکومت بھی سہارتو کے قریبی ساتھیوں پر مشتمل ہے۔ اسے برداشت نہیں کریں گے۔

انڈونیشیا کے نئے صدر یوسف حبیبی نے 32 رکنی نئی کابینہ کا اعلان کر دیا ہے۔ سہارتو کی بیٹی کو شامل نہیں کیا گیا۔

ملکی خبریں

حکومت پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کے عالمی نتائج سے نمٹنے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ 12 نکاتی فارمولا کے تحت ایندھن کے لئے تیل، ایران، عراق اور دیگر عرب ملکوں سے حاصل کیا جائے گا۔ خوردنی تیل ملائیشیا سے منگوانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ زندگی بچانے والی ادویہ چین اور بعض دیگر دوست ممالک سے حاصل کی جائیں گی۔ سامان تعیش کی درآمد بند کر دی جائے گی۔ ملکی ضروریات پوری کرنے کے لئے عوام سے تعاون مانگا جائے گا۔ ایک خاص طبقے سے دفاعی فنڈ بھی حاصل کیا جائے گا۔

پیپلز پارٹی نے حکومت سے غیر مشروط تعاون کا اعلان کر دیا ہے۔ وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے وزیر اعظم کی ہدایت پر محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی۔ اور بھارتی ایٹمی دھماکوں کے بعد کی صورت حال پر بریفنگ دی دونوں رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ "بھارت کے مقابلے میں قومی سلامتی پر ہم ایک ہیں"۔ پیپلز پارٹی ہر خطرے کے مقابلہ میں حکومت کے شانہ بشانہ ہو گی۔ بے نظیر بھٹو نے وزیر خارجہ کو یقین دلایا کہ ہم اختلافات بھلا کر آپ کا ساتھ دیں گے۔ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن نے قومی حکومت کی تجویز بھی پیش کر دی ہے۔

وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ فی الحال پاکستان نے ایٹمی دھماکہ نہ کرنے کا فیصلہ نہیں کیا جاپانی اخبارات کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان ایٹمی دھماکہ کر سکتا ہے۔ وزیر خارجہ نے تسلیم کیا کہ امریکہ اور جاپان جیسے ممالک اپنی مالی امداد بند کر دیں تو حکومت پاکستان کے لئے مشکل صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ دھماکے کا فیصلہ بھارت کے خلاف اقتصادی پابندیوں پر منحصر ہے۔

سابق صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکہ کی صورت میں پاکستان پر پابندیاں لگیں تو غریب ہی نہیں امیروں کو بھی گھاس کھانا پڑے گی۔ ہمارا اصل مسئلہ اقتصادی ہے۔ بھارتی دھماکوں کے بعد حکمرانوں نے بیرونی قرضے معاف کرانے کا نادر موقع کھو دیا ہے۔

سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ بھارت کسی وقت بھی پاکستان پر حملہ کر سکتا ہے۔ امریکی ردعمل کا سوچتے رہے تو نتیجہ برا ہو گا۔

لاہور ہائی کورٹ کے دس نئے ججوں نے حلف اٹھا لیا ہے اس موقع پر وکلاء تنظیموں نے بائیکاٹ کیا۔ اور الزام لگایا کہ استادوں، شاگردوں، دامادوں اور سیاسی وابستگیاں رکھنے والوں کو جج بنایا گیا ہے۔ تقرریاں خلاف میرٹ اور 20 مارچ کے فیصلے کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہیں۔

سندھ ہائی کورٹ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی ایک کروڑ روپے کی ضمانت منظور کر لی ہے اور پاسپورٹ جمع کرانے کی ہدایت کی ہے۔

سول اور فوجی قیادت میں اس امر پر اتفاق کیا گیا ہے کہ ایٹمی دھماکہ بجٹ کے بعد ہو گا۔ بجٹ 12۔ جون کو پیش ہو گا۔ جس کے بعد وزیر اعظم دھماکہ کرنے کا سگنل دیں گے۔ 24۔ گھنٹوں میں دھماکہ کر دیا جائے گا۔

بیت اقصیٰ میں خطبہ

ربوہ 22۔ مئی۔ آج بیت اقصیٰ میں محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں نماز کی اہمیت اور اس کی حفاظت و نگرانی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

فرحت علی جیولرز اینڈ نیو ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس (رجسٹرڈ) ربوہ
یاد رکھیئے! ایک با صلاحیت / تجربہ کار / بااعتماد ادارہ ہی آپ کو صحیح راہنمائی اور روشن مستقبل کی ضمانت دے سکتا ہے۔ یہ اعزاز صرف I.C.C کو حاصل ہے۔
پتہ: ریلوے روڈ گلی نمبر 1 بالمقابل یوٹیلٹی سٹور دارالرحمت شرقی ربوہ 343

بکنگ شروع
ہمز فلم میں
وفاقی کالونی لاہور
میں 3 اور 5 مرلہ کے پلاٹ برائے فروخت
تمام سہولیات موجود، مناسب دام
SES
786 ASSOCIATES
رابطہ
زبیر خان 0300-471793

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر دمہ۔ کینسر۔ بلڈ پریشر۔ تپ دق۔ السر ایگزیما۔ نرینہ اولاد۔ لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی 3 فون 213207

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL 6368656, 6368389, 6369064, 6303235
PLEASE CONTACT
AUSTRALIA DR. SHAHID CHOHAN Ph.2-93515108
CANADA USMAN MALIK Ph.416-663-1706
U.K. JEAN SHAW Ph.171-935-0911

خوشخبری
آپ کی اور آپ کے بچوں کی صحت کا ضامن
امریکہ سے درآمد شدہ
AQUA WATER FILTERS
ڈسٹری بیوٹرز
AQUA SAFE
211212 PP
سٹاکسٹس:-
• خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ 212831
• خالد سینیٹری ورکس کالج روڈ ربوہ 211225
• احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ 211006

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
(گلی کے اندر) 211158

پتہ
بیرونی